مسئلہ ناموسِ رسالت

پر علما کی تساہل پسندی اور یہود و نصاریٰ کی سازشیں



مُفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مکتبہ طلع البدر علینا

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں

دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

مسئلہ ناموس رسالت پر علماء کی تساہل پسندی اور یہودی و نصاریٰ کی سازشیں

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات

کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب مسئلہ ناموس رسالت پر علماء کی تساہل پسندی
اور یہودی ونصاری کی سازشیں

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تعداد : ۳۳۰۰

اشاعت اول : ذوالقعدۃ ۱۴۴۰ھ مطابق جولائی ۲۰۱۹ء)

کتابت: المکتب القادریۃ

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

ھدیہ

تصحیح: الاستاد، محمد ذیشان رضوی

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور، ☆ ہجویری ورائٹی ہاؤس سوڈیوال ملتان روڈ لاہور ☆ دارالنور مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور، ☆ قادری کتب خانہ قائد اعظم روڈ میلسی، ☆ مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ ☆ قادری کتاب گھر کوٹ مظفر ☆، ☆ مولانا فیض احمد قادری رضوی 03078774437 محمد وسیم عالم قادری ۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴
☆ سلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور ☆ ☆ حافظ اختر علی خاصل پور ۰۳۰۵۹۸۴۸۹۹۵

الانتساب

امیر المومنین غیظ المنافقین

محافظ ناموس رسالت

مراد رسول ﷺ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

الاھداء

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے عمرو بن قیس منافق کوٹانگوں سے گھسیٹ کر مسجد سے باہر نکالا

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے زید بن عمرو کوداڑھی سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکالا۔

حضرت ابومحمد رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے قیس بن عمرو کوسر کے بالوں سے پکڑ کر مسجد سے باہر نکالا۔

قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے ان صحابی رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے اپنے سگے بھائی کومسجد سے باہر نکالا۔

حضرت عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے منافقین کے گھر کوآگ لگادی۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے مسجد ضرار کوآگ لگادی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام

جنہوں نے منافقین کے اخراج پر مسجد نبوی (ﷺ) شریف میں خوشیاں منائیں

اور باہم مبارکبادیاں دیں۔

احقر العباد

فقیر ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

فہرست

لبیک لبیک لبیک یارسول اللہ ﷺ

عرض فقیر

آج سب سے بڑا فتنہ توہین رسالت (ﷺ) کا ہے اور دنیا بھر کے کفار گستاخوں کے حق میں جمع ہو چکے ہیں، اہل فہم سے کچھ بھی مخفی نہیں ہے، ادھر ملکوں کے ملک رسول اللہ ﷺ کی گستاخی پر متفق ہو چکے ہیں اور اسے آزادی اظہار رائے کا نام دے رہے ہیں مگر افسوس ہے ان لوگوں پر جن کو ابھی بھی سمجھ نہیں آرہی کہ معاملہ کس طرف جا رہا ہے۔ یہ ابھی بھی بے فکر ہو کر بیٹھے ہیں۔ اس سارے معاملے میں سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ حکمران تو ہیں ہی فرنگی کے غلام مگر علماء کرام کو کیا ہوا؟ ان کو سمجھ کیوں نہیں آرہی۔ عالم کے تو ذمہ ہی یہی ہے کہ وہ امت کے ایمان کی فکر کرے، اگر امت کا ایمان لٹ رہا ہے اور عالم دین کو ان کی فکر ہی نہ ہو تو اس عالم کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔

عالم ومفتی اپنے اردگرد کے ماحول سے لابلد نہیں ہوتا

امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں

وَمَنْ لَمْ يَدْرِ بِعُرْفِ أَهْلِ زَمَانِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ.

امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے زمانے والوں کا عرف نہیں جانتا وہ جاہل ہے۔

ترجمہ

ردالمحتار علی الدرالمختار: ابن عابدین، محمد أمین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی (۳:۲۲۴)

الامام ابوسعید الخادمی المتوفی ۱۱۶۵ھ) لکھتے ہیں

فَعَلَى الْوُعَّاظِ وَالْمُفْتِينَ مَعْرِفَةُ أَحْوَالِ النَّاسِ وَعَادَتِهِمْ فِي الْقَبُولِ وَالرَّدِّ) كَمَا يُقَالُ لِكُلِّ مَقَامٍ مَقَالٌ وَلِكُلِّ مَيْدَانٍ رِجَالٌ وَكَمَا قِيلَ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ عُرْفَ زَمَانِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ فَإِنَّ الْأَحْكَامَ قَدْ تَتَغَيَّرُ بِتَغَيُّرِ

اَلْأَزْمَانِ وَالْأَشْخَاصِ كَمَا فُهِمَ مِنَ الزَّيْلَعِيِّ.

ترجمہ

واعظین وخطباء اور مفتیان کرام پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کے احوال کو پہچانیں کہ وہ قبول ورد میں کیا کرتے ہیں، جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ہر مقام کے لئے الگ بات ہوتی ہے اور ہر میدان میں بات کرنے کے لئے الگ مرد ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ جو شخص اپنے زمانے والوں کے عرف کو نہیں جانتا وہ جاہل ہے کیونکہ احکامات زمانے اور اشخاص کے بدلنے سے بدل جاتے ہیں۔

بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ وشریعۃ نبویۃ فی سیرۃ أحمدیۃ: محمد بن محمد بن مصطفیٰ بن عثمان، أبو سعید الخادمی الحنفی (۳:۱۲۶)

ان دونوں عبارات سے معلوم ہوا کہ مفتی اور عالم کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے اردگرد کے ماحول میں نظر رکھے کہ لوگ کس بات کو معنی میں لیتے ہیں یہ نہ ہو کہ لوگوں کے ہاں کوئی خاص اصطلاح ہو اور وہ وہی بول کر مفتی سے جواب لے لیں اور حضرت ان کی اصطلاح کو جانے بغیر حرام کو حلال کئے بیٹھے ہوں تو اس طرح نقصان ہی ہوگا اور مفتی صاحب جواباً یہی کہیں کہ مجھ سے تو انہوں نے یہی پوچھا تھا جو میں نے جواب دے دیا ہے۔شاید علماء کرام نے یہ اس لئے فرمایا کہ جو مفتی اور عالم اپنے زمانے والوں کا عرف نہیں جانتا تو جاہل ہے۔

اب ہمارے معاشرے میں سکول وکالج و یہودی ورسٹی سے لیکر قاضیوں کی ظلم گاہوں تک اور معاشرے کے ہر ہر فرد تک یہی بات یاد کروادی گئی ہے رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو معافی ہے چاہے وہ جو بھی ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہودی بڑھیا کو معاف کر دیا تھا، اور یہی بات اب ہمیں کافر بھی کہتے ہیں کہ تمھارے نبی ﷺ نے تو گستاخوں کو معاف کر دیا تھا اور ایک تم ہو کہ جذباتی ہو جاتے ہو اور اس کے قتل کے در پے ہو جاتے ہو۔تو ایسے عالم میں جب ہر طرف سے گستاخوں کے حامی ایک ہی روایت جو کہ ہے ہی موضوع کو بنیاد بنا کر گستاخوں کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے ہوں تو اس وقت کوئی عالم یہ جانتے ہوئے کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس

کا نقصان رسول اللہ ﷺ کی امت کو کس قدر ہورہا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر کس قدر حملے ہورہے ہیں اس روایت کو صحیح ثابت کرنا شروع کردے تو آپ خود غور کریں اس عالم کے لئے عرف کو جاننا کس قدر لازم ہے۔

علماء کرام نے جو لکھا ہے کہ مفتی کے لئے عرف کو جاننا لازم ہے کیا یہ صرف طلاق وحیض کے مسائل کے حل کے لئے عرف کو جاننا لازم ہے، کیا یہ چوہا کنویں گر جائے تو اس کی تحقیق کیلئے عرف کو جاننا لازم ہے۔ کیا رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ مفتی کے مقاصد دینیہ میں داخل نہیں ہے۔خدا اور رسول ﷺ کا واسطہ کچھ آنکھیں کھولیں اور غور کریں کہ گستاخ کہاں تک جا پہنچے اور آپ ابھی وہیں کے وہیں بیٹھے ہیں۔

پاکستان کے سارے سرکاری ادارے گستاخوں کے حامی ہیں اور ان کی حمایت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے، ایسے حالات میں جب ایک عالم دین جس کے اپنے اور بیگانے سب مخالف ہوں اور وہ رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے دفاع کے لئے کھڑا ہو ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اس کی حمایت کریں نہ کہ اس کی مخالفت کریں اب ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ جب حضرت امیر المجاہدین مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ تعالی نے یہی بوڑھیا والے قصے کا رد کیا تو اللہ تعالی کے فضل وکرم سے لوگوں کو سمجھ آنی شروع ہوگئی ،اسی دوران ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا

نام نہاد قاضی کو خاموش کرادیا

وہ یہ کہ آزاد کشمیر کے ایک علاقہ میں ایک پیر صاحب کے عرس پر کشمیر کے ہی چیف جسٹس کو مدعو کیا گیا تو اس نے یہی واقعہ بیان کرنا شروع کردیا اتنے میں چار سے پانچ علماء کرام نے کھڑے ہو کر اس کو تقریر سے منع کردیا بحمدہ تعالی جس سے اس نام نہاد جج کو خفت کا سامنا کرنا پڑا اور اس نے اپنی تقریر روک دی۔

علماء کرام کی اتنی کوششوں سے اس روایت کے خلاف اتنا کام ہورہا تھا اور لوگوں کو بھی سمجھ

آرہی تھی تو اتنے میں کوئی شخص جو جس کو رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس پر ہونے والے حملوں کا احساس ہی نہیں اوراسے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس کے اس فتوے کا فائدہ سیدھا سیدھا گستاخوں اوران کے حامیوں اور لبرل اور سیکولر طبقے کو ہوگا۔ فقیر آپ کے لئے یہی سوال کرتا ہے کہ آپ اس قصے کو غلط سلط طریقے سے بیان کرکے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ اوراس سے جناب کو کیا فائدہ ہوگا؟

خدااور رسول اللہ ﷺ واسطہ اگر آپ نے کچھ کرنا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کا دفاع کریں اور سیکولر ولبرل رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے دشمن ہیں ان کے رد میں لکھیں ،تاکہ قیامت کے دن جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئیں تو رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھ کر خوش ہوجائیں نہ کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھ کر ناراض ہوں کہ تم ہووہ لوگ جو میرے گستاخوں کو فائدے دیتے تھے۔

مسئلہ ناموس رسالت (ﷺ) اور ایک بھنگی

آج سے کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ہم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے، پاس ہی ایک اجنبی شخص بیٹھا ہوا تھا، کچھ ہی دیر میں اس نے یہودونصاری کے فضائل بیان کرنے شروع کردئے کہ وہ بہت اچھے لوگ ہیں کیونکہ ان کا ذکر تو قرآن کریم میں بھی ہے اوروہ بھی کتب ساویہ کے ماننے والے ہیں ان سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔ میں نے اس کو کہا: آپ کو کیا تکلیف ہے کہ آپ ان کی شانیں بیان کررہے ہیں؟ وہ جواباً گویا ہوا کہ میں بھی عیسائی ہوں۔ کچھ دیر گفتگو کے بعد اس نے ناموس رسالت (ﷺ) کا موضوع چھیڑ دیا اور کہنے لگا کہ اس معاملے میں مسلمان بڑے تنگ نظر واقع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے پر یہ قتل کرنے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں، اس طرح نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ جواس کی رائے ہے اس کو ظاہر کرے، اس پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے جب اس کے سامنے قرآن وحدیث سے دلائل بیان کئے تو کہنے لگا کہ میں تو ان دلائل کو نہیں مانتا کیونکہ میں نے تو تمھارے نبی کریم ﷺ کے

متعلق جو سن رکھا ہے وہ کچھ اور ہی ہے کیونکہ تمھارے نبی ﷺ ایسے نہ تو تھے وہ معاف فرمانے والے تھے اور وہ صاحب اخلاق کریمہ تھے۔ یہ باتیں کرتے کرتے اس نے کہا: یہودی بڑھیا کا قصہ بیان کردیا کہ وہ تو روزانہ رسول اللہ ﷺ پر کوڑا اڑالا کرتی تھی اور تمھارے نبی ﷺ اس کو کچھ نہیں کہتے تھے بلکہ جب وہ بیمار ہوگئی تو اس کی عیادت کرنے کے لئے گئے وغیرہ وغیرہ۔

اس کی ساری باتیں سن کر میں نے اس کو کہا: آپ یہ بتائیں کہ اگر کوئی شخص نعوذ باللہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی کردے تو تم کیا کروگے؟ وہ کہنے لگا کہ ہم تو اسے کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے اور اس کو قتل کردیں گے، چاہے وہ کوئی ہو۔ میں اس کی یہ بات سن کر ششدر و حیران رہ گیا کہ ایک بھنگی کو اپنے نبی علیہ السلام کی عزت و ناموس کا اتنا خیال ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کے خلاف بات تک نہیں سنتا اور ان کے گستاخ کو معاف کرنے پر تیار نہیں ہے ایک ہمارے مسلمان ہیں جو اتنے غیرت سے خالی واقع ہوئے ہیں کہ خود اپنے منہ سے کہتے پھرتے ہیں کہ ہماری نبی ﷺ کی جو بھی گستاخی کرلے ہم اس کو کچھ نہیں کہیں گے کیوں کہ ہمارے نبی ﷺ خود بھی اپنے گستاخوں کو معاف کردیا کرتے تھے۔

میں وہاں سے اٹھ کر آیا تو کافی دیر تک یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ وہ بھنگی ہوکر اپنے نبی ﷺ کے خلاف بات نہیں سنتا وہ کہتا ہے کہ میں تو اس گستاخ کو قتل کردوں گا اور ایک ہمارے پیر ہیں جو خود اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ گستاخ کو کچھ نہ کہو کیونکہ ہمارے نبی ﷺ معاف کردیا کرتے تھے۔ اور ہمارے عبدالدینار علماء ہیں جو منبروں پر بیٹھ کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کو کھلی چھٹی ہونی چاہیے کہ ہمارے نبی ﷺ نے زندگی بھر کسی کو کچھ نہیں کہا۔ وہ چمار اور بھنگی ہوکر کہے کہ میں اپنے نبی ﷺ کے گستاخ کو نہیں چھوڑوں گا اور ہمارے ملک کے وزیراعظم اور صدر ہوکر اور بڑے مقتدر عہدوں پر براجمان ہوکر بھی غیرت سے عاری ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ گستاخوں کو چھوڑ دو۔

جب ساری دنیا کے کافر اور گستاخ اور یہود و نصاریٰ رسول اللہ ﷺ کی گستاخیاں کررہے

تھے اور ہمارے ہی ملک کے حکمران اور جج و قاضی سب کے سب گستاخوں کو یہی کہہ کر جھوٹ دے رہے تھے اور اہل ایمان میں سے جو بھی ان کے خلاف بولتا اسے یہی کہہ کر خاموش کرانے کی کوشش کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے بڑھیا کو معاف کر دیا تھا لھذا تم خاموش ہو جاؤ۔ ایسے میں اللہ تعالی نے امیر المجاہدین فضیلۃ الشیخ حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ تعالی کو یہ شرف عطا فرمایا کہ انہوں نے بڑی بہادری کے ساتھ گستاخوں کا رد کرتے ہوئے اس موضوع اور من گھڑت روایت کو رد فرمایا اور اس کے بعد لوگوں میں بہت آگاہی دیکھنے میں آئی کہ جب بھی کوئی شخص یہ روایت بیان کرنے کی کوشش کرتا تو لوگ اس کو منع کرتے کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کو بیان کرنا حرام حرام اشد حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اس کے بعد یہ ہوا کہ فقیر نے اپنے احباب کے کہنے پر اس پر کام شروع کیا تا کہ تحریری طور پر ایک دستاویز تیار کی جائے تا کہ لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں تو ہم نے چاہا کہ ملک بھر سے اور دوسرے ملکوں سے بھی علماء کی آراء جمع کی جائیں تا کہ ان کو شامل اشاعت کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے مختلف مقامات پر علماء کی خدمت میں خطوط روانہ کیے، ان فتاوی جات کے جمع کرنے میں ہمیں جو مشکلات پیش آئیں اور علماء نے جو تساہل برتا اس کا ذکر پھر کبھی کیا جائے گا۔ بہر حال ہم نے ان علماء میں ایک استفتاء مولانا عبدالغفور الوری صاحب کو بھی روانہ کیا اور دوسرے علماء کرام کے جتنے فتاوی جات جمع ہو چکے تھے وہ بھی ان کو روانہ کئے تا کہ ان کو رائے قائم کرنے میں آسانی ہو۔ مگر ان کا جواب آنے میں تاخیر ہوئی ہم نے کتاب اشاعت کے لئے روانہ کر دی۔ کچھ دنوں کے بعد مجھے انڈیا سے انتہائی محترم عالم دین جناب مفتی محمد ذوالفقار علی خان نعیمی حفظہ اللہ تعالی کا واٹساپ تشریف لایا تو اس میں انہوں نے مجھے الوری صاحب کا رسالہ ارسال کیا تھا جس کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ ہمارے علماء کرام کو مسئلہ کی حساسیت کا احساس نہیں ہے۔ اس کے بعد پورے پاکستان سے مختلف مقامات سے علماء کرام کے فون آنے شروع ہو گئے کہ اس کا جواب لکھو، اور بالخصوص ہمارے نہایت معتبر عالم دین جن کو اللہ تعالی نے فرنگیوں کے

فتنوں سے خوب آگاہی عطافرمائی ہے محترم جناب حضرت العلام مولانا مفتی عبید الرحمن شاہجہانپوری حفظہ اللہ تعالی نے بھی ہمت بندھائی۔ارادہ کرلیا کہ اس کا جواب دیا جائے کچھ ہی دنوں کے بعد اللہ تعالی نے حضور امیر المجاہدین حفظہ اللہ تعالی کو رہائی عطافرمائی تو سترہ رمضان المبارک کو یہ فقیر زیارت کے لئے حاضر ہوا تو آپ کو اپنی کتب جو چھپ چکی تھیں پیش کیں آپ نے محبت کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد بڑھیاوالی کتاب پیش کی تو فرمانے لگے کہ یہ تو بہت اچھا کیا ہے کہ یہ کام تحریری طور پر بھی آگیا۔اس کے بعد میں نے مولانا الوری کے رسالہ کی کاپی پیش کی تو حکما فرمایا کہ اس کا جواب لکھو۔ میں نے عرض کی حضور! یکم رمضان المبارک سے بخار شدت سے ہے تو فقیر کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا دفاع کرو گے سب ٹھیک ہوجائے گا کوئی بخار نہیں ہوگا۔پھر اللہ تعالی کے فضل سے بخار جاتا رہااور اس کا جواب لکھنے کی تیاری شروع کردی۔

ہمارے جو مکتبوں والے ہیں ان میں تقریبا عبدالدینار ہوتے ہیں الا ماشاءاللہ۔ ان کو صرف اور صرف پیسہ چاہئے۔ایک شخص جو کہ ناعاقبت اندیش ہے نے مولانا الوری کا رسالہ طبع کردیا جس کی وجہ سے لبرل طبقہ بہت خوش ہے اور کئی ایک نے ہمیں فون کرکے کہا کہ اب بتاؤ تم تو کہتے تھے کہ یہ واقعہ ہے ہی نہیں یہ تو ثابت ہوگیا کہ یہ واقعہ سچا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کو معاف کردینا چاہئے۔

اب اہل علم پر ہی ہم چھوڑتے ہیں کہ آپ ہی بتائیں کہ گستاخوں کو اور لبرل طبقے کے بے دینوں کو خوشی کس کی کوشش سے ہورہی ہے۔

اوراسی طرح ایک فتوی ہمیں مولانا مفتی محمود حسین شائق صاحب کا موصول ہوا،جس کے مندرجات فقیر کو یاد نہیں رہے کیونکہ وہ فتوی گم ہوگیا ہے دو باتیں اس میں یہ تحریر تھیں کہ ایک تو یہ کہ اس راویت میں کوئی بھی شرعی استحالہ نہیں ہے لھذا اس روایت کو ماننے میں کوئی حرج نہیں ہےاور دوسرا یہ کہ یہ روایت ''صدری'' ہے۔

تو فقیر عرض گزار ہے کہ اس طرح تو بہت سی روایات ہیں جو موضوع ہیں اور ان میں کوئی بھی شرعی استحالہ نہیں ہے اور ماہرین علم اصول حدیث نے ان کو واضعین کی وضع قرار دیا ہے تو پھر ان کو بھی اسی کلیہ کے تحت درست مان لیا جائے۔

اور اسی طرح یہ دعوی کرنا یہ ''صدری'' روایت ہے، اس سے تو جاہلوں نے بہت زیادہ کام خراب کر رکھا ہے کہ جو بھی جاہل پیر غلط بات کرتا ہے تو مرید یہی کہتے ہیں کہ یہ ''صدری'' روایت ہے۔ ہم بھی ان سے سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ کونسی صدری روایت ہے جو محدثین کے واسطہ سے نہیں بلکہ صدر کے واسطے سے ہوتی ہوئی سکول کی کتابوں میں داخل ہوگئی ہے اور پھر وہاں سے لوگوں میں عام کر دی گئی ہے۔

فقیر دستہ بستہ علماء کی خدمت میں عرض کرتا ہے فقیر کے اس جواب کو اپنی انا کا مسئلہ ہرگز نہ بنائیں کیونکہ میں نے یہ کام اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے کیا ہے، تو آپ اب رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر حق کو قبول فرمائیں۔ وگرنہ آپ کی کوششوں سے پہلے بھی دین دشمنوں کو نفع ہوا ہے کہیں ایسا نہ ہوا کہ جواب الجواب کی صورت نکلے تو رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے دشمن ہماری کتابیں لئے اپنے مقاصد حاصل کر رہے ہوں۔

شعر

بقول دشمن پیماں دوست شکستی

به بیں که از که بُریدی و با که پیوستی

(دشمن کے کہنے پر تو دوست کے پیاں (عہد) کو توڑتا ہے، بنظرِ غائر دیکھ تو کس سے قطع تعلق کر رہا ہے اور کس سے تعلق جوڑ رہا ہے۔

فصل اول

ملحدین اور سیکولر طبقہ کا رد کرنا شرعاً واجب ہے

بد مذہب اور لبرل اور سیکولر لوگوں کے عقائد باطلہ ونظریات فاسدہ کی تردید جس طرح محافل اور مجالس میں تقریروں سے کی جاسکتی ہے اسی طرح ان کی تردید کتب تحریر کر کے بھی کی جاسکتی ہے، بلکہ موجودہ دور میں تقریر کی بہ نسبت تحریری کام زیادہ موثر ثابت ہوسکتا ہے، کیونکہ محفل ومجلس میں آنے والوں میں کچھ لوگ ہی تقریر سے مستفید ہوتے ہیں اور وقتی آواز فضا کی وسعتوں میں گم ہو کر ضائع ہو جاتی ہے لیکن کتاب جب تک باقی رہتی ہے آنے والی نسلیں بھی اس کو پڑھ کر ہدایت حاصل کرتی ہیں۔ بلکہ تحریر در تحریر کی صورت میں یہ فیض صدقہ جاریہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے، لوگ اپنے گھر بیٹھ کر ٹھنڈے دماغ سے کتاب کو پڑھتے ہیں تو وہ متاثر ہو جاتے ہیں۔

اور اگر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوگی اور آپ بھی اس سے اتفاق کریں گے کہ آجکل کا لبرل طبقہ علماء کی مجالس میں آکر وعظ سننے کو تیار ہی نہیں ہوتا اس لئے لازم ہے کہ تصنیف وتالیف پر زیادہ توجہ دی جائے اور کتب دینیہ اس طرح کے لوگوں کو ہدیۃً دی جائیں تاکہ خواہی نخواہی مطالعہ کریں اور ہدایت دینا اللہ تعالی کا ہی کام ہے۔

حق بات نہ کہنے والا گونگا شیطان ہے

قال ابن القیم: وفی اللسان آفتان عظیمتان إن خلص من إحداهما لم یخلص من الأخر: آفة الکلام، وآفة السکوت: وقد یکون کل منهما أعظم إثماً من الأخری فی وقتها.

فالساکت عن الحق شیطان أخرس، عاص لله، مراء، مداهن؛ إذا لم یخف علی نفسه. والمتکلم بالباطل شیطان ناطق، عاص لله.

ترجمہ

محدث ابن قیم جوزیہ لکھتے ہیں کہ زبان میں دو عظیم آفتیں ہیں۔ اگر ایک سے چھوٹ جائے تو دوسرے سے خلاصی پانا مشکل ہو جاتا ہے:

(۱) ایک فضول کلام کرنے کی آفت ہے۔

(۲) دوسری حق بات سے چپ رہنے کی آفت۔

اور کبھی ایک دوسرے سے بڑا گناہ بن جاتا ہے اپنے وقت میں۔یعنی جب حق بات کہنے کا وقت آئے تو خاموش ہو جانا بہت بڑا گناہ ہے اور اسی طرح جب فضول بولنا منع ہو لیکن اس وقت بول پڑنا بہت بڑا گناہ بن جاتا ہے۔

حق بات نہ کہنے والا گونگا شیطان ہے، اللہ تعالی کا نافرمان ہے، مداہنت پسند ہے جبکہ اس کو جان جانے کا خوف ہو۔

اور اسی طرح باطل اور ناحق کلام کرنے والا شیطان ناطق ہے اور اللہ تعالی کا نافرمان ہے۔

(ھٰذا کان الصالحون: أبو عبد الملک خالد بن عبد الرحمٰن الحسینان: ۴۵)

الشیخ عبد العزیز بن محمد المتوفی (۱۴۲۲) کا قول

المتكلم بالباطل شيطان ناطق، والساكت عن الحق شيطان أخرس.

ترجمہ

بدعقیدگی پر مشتمل کلام کرنے والا شیطان ناطق ہے اور حق بات کہنے سے رکنے والا گونگا شیطان ہے۔

(موارد الظمآن لدروس الزمان، عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن السلمان (۳:۱۴۹)

سرکشوں سے نہ گھبرانا علماء حق کی شان ہے

وكان سعيد بن جبير يملك لسانًا صادقًا وقلبًا حافظًا، لا يهاب الطغاة، ولا يسكت عن قول الحق، فالساكت عن الحق شيطان أخرس، لم يستطع الحجاج أن يسكت لسانه عن قول الحق

بالتهديد أو التخويف، فقد كان سعيد بن جبير مؤمنًا قوى الإيمان، يعلم أن الموت والحياة والرزق كلها بيد الله، ولا يقدر عليه أحد سواه.

ترجمہ

حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ لسان صادق اور قلب حافظ کے مالک تھے، بڑے بڑے سرکشوں سے نہیں گھبراتے تھے اور حق بات کہنے سے نہیں رکتے تھے کیونکہ حق بات نہ کہنے والا گونگا شیطان ہے، حجاج آپ رضی اللہ عنہ کو حق بات کہنے سے کبھی بھی نہیں روک سکا حالانکہ اس نے آپ کو بہت زیادہ ڈرایا دھمکایا، حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مضبوط ایمان والے مسلمان تھے، آپ کو اس بات پر یقین تھا کہ موت وحیات اور رزق اللہ تعالی کے دست قدرت میں ہے، اور اس پر کوئی بھی اللہ تعالی کے سوا قادر نہیں ہے۔

(فصل الخطاب فی الزہد والرقائق والآداب : محمد نصر الدین محمد عویضۃ (۱:۲۷)

اللہ تعالی نے انسان کو زبان کیوں عطا فرمائی؟

وقد جعل الله للإنسان لساناً وشفتين . كي لا يسكت عن الحق . والساكت عن الحق شيطان أخرس.

ترجمہ

مفسرہ عائشہ بن محمد علی لکھتی ہیں کہ اللہ تعالی نے انسان کو ایک زبان اور دو ہونٹ عطا فرمائے تاکہ یہ حق بات کہہ سکے، کیونکہ حق بات نہ کہنے والا گونگا شیطان ہے۔

(التفسیر البیانی للقرآن الکریم : عائشۃ محمد علی عبد الرحمن المعروفۃ بنت الشاطیء (۱:۱۸۹)

جو زبان اللہ تعالی نے اپنے دین کے دفاع کے لئے عطا کی تھی آج لوگ وہی زبان دین مبین کے خلاف استعمال کر رہے ہیں ۔ جو حق نہ کہے وہ شیطان ہے تو جو شخص حق کہنے سے منع

کرے وہ کون ہے؟ اور جو شخص حق نہ کہے وہ شیطان ہے تو جو شخص حق کے خلاف معرکہ آرائی کرے وہ کون ہے؟

امام ابوعلی الدقاق کا قول

قـال الامـام ابـو عَلِيّ الدَّقَّاق يَقُولُ مَنْ سَكَتَ عَنِ الْحَقِّ فَهُوَ شَيْطَانٌ أَخْرَسُ.

ترجمہ

امام ابوعلی الدقاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حق بات نہیں کہتا وہ گونگا شیطان ہے۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (۲:۲۰)

گمراہی کو گمراہی اور برائی کو برائی کہنا واجب ہے

أَخْبَـرَنَـا الشَّرِيفَانِ أَبُو الْفَتْحِ نَاصِرُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُمَرِيُّ، وَأَبُو عَلِيِّ الْـحَسَـنُ بْـنُ أَشْعَثَ الْقُرَشِيُّ، قَالَا: أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ، أنبـأ أَبُـو الْـقَـاسِـمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا شَيْبَانُ، ثنا سُلَيْـمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عَلَى حُذَيْفَةَ، فَقَالَ: اعْهَدْ إِلَيَّ، فَقَالَ لَهُ: أَلَمْ يَأْتِكَ الْيَقِينُ؟ قَالَ: بَلَى :وَعِزَّةِ رَبِّي، قَالَ: فَاعْلَمْ أَنَّ الضَّلَالَةَ حَقَّ الـضَّلَالَةِ أَنْ تَـعْرِفَ مَا كُنْتَ تُنْكِرُ، وَأَنْ تُنْكِرَ مَا كُنْتَ تَعْرِفُ، وَإِيَّاكَ وَالتَّلَوُّنَ، فَإِنَّ دِينَ اللهِ وَاحِدٌ .

ترجمہ

حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کے غلام نے

بیان کیا کہ حضرت سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ مجھ سے وعدہ لو۔ وہ کہنے لگے: کیا آپ کو یقین نہیں آیا؟ کہتے ہیں: کیوں نہیں میرے رب تعالی کی قسم !فرمایا: گمراہی کو پہچانو جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے۔ جس کو آپ برا جانتے ہو، اس کا انکار کرو جس کی پہچان ہے اور مختلف الآراء سے بچو۔ اللہ تعالی کا دین ایک ہی ہے۔

(السنن الکبری : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۱۰:۷۴)

دوزخ کی لگام ڈالی جائے گی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو صُهَيْبٍ النَّضْرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ شُبْرُمَةَ الْحَارِثِيُّ قَالَ: ثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَكَتَمَهُ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو اللہ تعالی علم عطا فرمائے پھر وہ اس علم کو چھپائے تو قیامت کے دن اللہ تعالی کی بارگاہ میں جب وہ حاضر ہوگا تو اسے جہنم کی آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی۔

(المعجم الأوسط : سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (۵:۳۵۶)

اب وہ مولوی حضرات غور کریں جو صرف وہی مسائل بیان کرتے ہیں جن سے آمدن میں اضافہ ہو اس کے علاوہ کوئی دینی و شرعی مسئلہ بیان نہیں کرتے اور رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت پر بات نہیں کرتے۔ حکمران جتنے منہ پھٹ ہو کر رسول اللہ ﷺ کی گستاخیاں کرتے رہیں یا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بکواس کرتے رہیں یا دین متین کا مذاق اڑاتے رہیں انہوں نے نہیں بولنا، کیا یہ ذہنی طور پر تیار ہیں کہ ان

کواس کتمانِ حق کی وجہ سے لگام ڈالی جائے گی۔

مداہنت کی وجہ سے عذاب آتا ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَوْلًى لَنَا، أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ، حَتَّى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، عَذَّبَ اللَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی خاص لوگوں کے اعمال کی وجہ سے عوام کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا یہاں تک کہ جب خاص لوگ عوام کو گناہوں میں مبتلاء دیکھیں اور ان کو منع کرنے پر قادر بھی ہوں پھر بھی منع نہ کریں تو اللہ تعالی پھر خاص وعام سب لوگوں کو عذاب میں مبتلاء کر دیتا ہے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۲۹:۲۵۸))

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ خواص کے گناہوں کے سبب عذاب نہیں آتا اور نہ ہی عوام کے گناہوں کے سبب عذاب آتا ہے بلکہ جب عوام گناہ کرے اور خواص لوگ ان کو گناہوں میں مبتلاء دیکھ کر خاموشی اختیار کر لیں اور غیرت کا اظہار نہ کریں تو اللہ تعالی کا عذاب آتا ہے۔

عذاب کا اصل سبب لوگوں کا غیرت سے خالی ہونا ہے، اب آپ غور کریں کہ جب لوگ گناہوں میں مبتلاء ہوں اور خواص ان کو منع نہ کریں تو عذاب آ جاتا ہے اور جب رسول اللہ ﷺ کی عظمت وشان میں گستاخیاں ہوں تو اس وقت اپنے آپ کو خواص کہنے والے چپ کر کے بیٹھ جائیں اور غیرت کا اظہار نہ کریں تو اللہ تعالی کو کس قدر جلال آئے گا؟

ایسے صاحب ایمان کہاں سے تلاش کریں؟

وَكَانَ الثَّوْرِيُّ إِذَا رَأَى الْمُنْكَرَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُغَيِّرَهُ بَالَ دَمًا.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کررہا ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو اس کو منع کرنے کی طاقت نہ ہوتی تو آپ جب پیشاب کرتے تو پیشاب کی جگہ خون آتا تھا۔

(بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ محمد بن محمد بن مصطفیٰ بن عثمان، أبوسعید الخادمی الحنفی (۲۵۲:۳)

آج کے ہمارے دور کے صوفی حضرات تو کہتے ہیں کہ ہمارا اسلام امن کا درس دیتا ہے اور یہ سارے معاشرے کو گناہوں میں مبتلاء دیکھ کر ان کے چہرے کا رنگ بھی متغیر نہیں ہوتا۔نعوذ باللہ من ذلک یہ تو رسول اللہ ﷺ کی گستاخیاں دیکھ اور سن کر بھی نہیں چونکتے اور ان کی غیرت نہیں جاگتی اور کہتے ہیں کہ صوفی سب کا سانجھا ہوتا ہے۔

آج اگر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہوتے تو آپ جب کافروں سے گستاخیاں سنتے تو آپ کا کیا حال ہوتا؟

افسوس ہے آج کے نام نہاد صوفیوں پر جن کا مطمع نظر صرف اور صرف پیسہ ہے۔

یاد رہے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ بہت بڑے محدث اور عالم تھے۔

بے غیرت کی کوئی عبادت نفع مند نہیں ہے

وَلَا يَنْفَعُ عَمَلٌ لِلَّهِ مَعَ تَرْكِ الْغَضَبِ لِلَّهِ .

ترجمہ

امام ابوسعید الخادمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالی کے لئے غصہ نہ آئے اس کو اس کا کوئی نیک عمل نفع نہیں دیتا۔

(بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیہ محمد بن محمد بن مصطفیٰ بن عثمان، أبوسعید الخادمی الحنفی (۳:۲۵۲)

آج ہر شخص غور کرے کہ جب سے گستاخوں نے گستاخیوں کا سلسلہ شروع کیا ہے تو آپ کے محلہ کے مولوی صاحب نے رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر کتنی بار خطاب کیا ہے اگر جواب نفی میں ہے تو آپ یقین کرلیں کہ آپ کا امام خالی از غیرت ہے ایسے امام کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کا کوئی نفع نہیں ہے صرف اور صرف ٹکریں ہیں جو ماری جارہی ہیں۔

ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے امام کو اپنے خطیب کو مجبور کرے کہ ہر جمعۃ المبارک کے خطبہ میں کوئی نہ کوئی بات رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے حوالے سے ضرور کرے کیونکہ کفار اور گستاخ کوئی بھی وقت رسول اللہ ﷺ کی گستاخی سے خالی نہیں جانے دیتے ،وہ ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کی گستاخیوں اور بے ادبیوں کے حوالے سے کام کررہے ہیں۔ ہزار ہا فتنے ہمارے ملک پاکستان میں جنم لے چکے ہیں جن کا رد کرنا اوران کا سدباب کرنا ہم سب کا دینی اوراخلاقی فریضہ ہے جس کو ادا کرنا ہم پر قرض ہے ،جس سے ہمارے علماء کرام کی جماعت عمداً پہلو تہی کرکے مجرم بن چکی ہے۔غور کریں کہ کبوتر کی طرح آنکھ بند کرکے ہم اس سے کبھی بھی خلاصی نہیں پاسکتے۔

دوسری فصل

بدعقیدگی جب ظاہر ہو

حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشِّكْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَزَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَظْهَرَتْ أُمَّتِي الْبِدَعَ وَشُتِمَ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَإِنَّ كَاتِمَ الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بدعقیدگی ظاہر ہو اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کی جائے تو اس وقت ہر عالم پر لازم ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے بے شک ایسے وقت میں علم کو چھپانے والا ایسا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کریم کو چھپانے والا ہو۔

(الشریعۃ : أبوبکر محمد بن الحسین بن عبداللہ الآجُرّیُ البغدادی (۵:۲۴۹۷)

عالم جو صحابہ کرام کا دفاع نہ کرے وہ لعنتی ہے

عن معاذِ بنِ جبلٍ رضی اللہُ عنه قالَ: قالَ رسولُ اللهِ صلی الله عليه وسلم: إذا ظَهرَت الفتنُ: أو قالَ: البدع وسُبَّ أصحابي فلْيُظهِر العالمُ علمَهُ، فمَن لم يفعلْ ذلكَ، فعليهِ لعنةُ اللهِ والملائكةِ والناسِ أجمعينَ، ولا يَقبلُ اللهُ مِنه صرفاً ولا عدلاً.

ترجمہ

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ جب

میری امت میں بدعقیدگی ظاہر ہو اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کی جائے تو اس وقت عالم پر ضروری ہے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ تعالی کی اور ملائکہ کرام علیہم السلام اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور اللہ تعالی اس کے نہ فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی نفل۔

(الشریعۃ: أبو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجُرّیُّ البغدادی (۵:۶۲۵۲)

ان دونوں روایات سے ثابت ہوا کہ آجکل کے دور میں علماء دین پر حق کو واضح کرنا، اپنا علم پھیلانا، ملاحدہ اور بے دینوں کے دلائل کی تردید اور لبرل وسیکولرلوگوں کا رد فرض ہے اور ان کے لئے خاموشی اختیار کرنا حرام اشد حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہر عالم دین پر لازم ہے کہ وہ بقدر استطاعت ان کا رد کرے۔

جو رد سے منع کرے اس کا حال

اس حدیث مبارک کے تحت امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب بدمذہبوں کو دفع نہ کرنے والے پر اتنی لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی۔

(فتاوی رضویہ الامام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۲۱:۲۵۷)

امام احمد رضا خان حنفی الماتریدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک جو شخص گستاخوں کے رد سے منع کرے وہ سب سے بڑا لعنتی ہے۔

مولا علی رضی اللہ عنہ کو گستاخوں کے قتل پر مامور فرمایا

حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَسْعَدَ التَّغْلِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو زُبَيْدٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَأْتِي بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرَّافِضَةُ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. قُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللّٰہِ ما الْعَلَامَۃُ فِیهِمْ؟ قَالَ: یُقَرِّضُونَکَ بِمَا لَیْسَ فِیکَ، وَیَطْعَنُونَ عَلٰی أَصْحَابِی وَیَشْتُمُونَهُمْ.

ترجمہ

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی، ان کے لئے ایک برا لقب ہوگا، ان کو رافضی کہا جائے گا، اے علی! اگر تم ان کو پانا تو ان کے ساتھ جنگ کرنا، اس لئے کہ وہ مرتد ہیں۔ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ان کا نام تو معلوم ہوگیا ان کی علامت بھی ارشا فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ لوگ تمھاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے (جیسا کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل بتانا، یا آپ رضی اللہ عنہ کو خدا کہنا یا خلافت راشدہ کے لئے حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو حقدار نہ سمجھنا یا خلافت بلافصل کے لئے آپ رضی اللہ عنہ کا وصی ہونا وغیرہ وغیرہ۔) اور پہلوں یعنی خلفاء ثلثہ (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر بن خطاب اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم) پر طعن کریں گے۔

(السنۃ : أبو بکر بن أبي عاصم وھو أحمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی (۲:۴۷۴))

اس حدیث مبارک سے واضح ہوا کہ جو شخص حضرات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم پر زبان طعن کھولتا ہے وہ مرتد اور مشرک ہے تو جو شخص رسول اللہ ﷺ کی توہین کرے اس کا کیا حکم ہوگا اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے گستاخوں کے لئے قتل اور ان کے مرتد ہونے کا فیصلہ فرمایا تو جو شخص رسول اللہ ﷺ کا گستاخ ہے وہ کیسے مسلمان ہوسکتا ہے اور وہ کیسے قتل سے بچ سکتا ہے۔

ناموس رسالت پر نہ بولنے والے بندر اور خنزیر کی شکل۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَانِعٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ

الْحُسَيْنِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَخْرُجَنَّ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قُبُورِهِمْ فِي صُورَةِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ بِإِدْمَانِهِمْ عَنِ الْمَعَاصِي عَنْ نَهْيِهِمْ وَهُمْ يَسْتَطِيعُونَ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کی قسم! ضرور کچھ لوگ میرے امت کے اپنی قبروں سے بندروں اور خنزیروں کی شکل میں نکلیں گے، گناہوں میں پالیسی بازی کرنے اور مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب باوجو یکہ وہ حق بات کہنے اور بری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔

کنز العمال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی الشہیر بالمتقی الہندی (۸۳:۳)

جو عالم دین و شیخ عام گناہ ہوتا دیکھ کر اس کو منع نہ کرے اور اس پر نہ بولے وہ قیامت کے دن اپنی قبر سے خنزیر اور بندر کی شکل میں برآمد ہوگا تو جو شخص رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کے لئے نہ بولے اور اپنی تنخواہ بچاتا رہے اور اپنے پیٹ کی طرف دیکھتا رہے اس کا کیا بنے گا؟

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان شریف

اندریں امت نشد مسخ بدن

لیک مسخ بود اے ابو الفتن

ترجمہ

یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو رسول اللہ ﷺ کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا۔ لیکن حق کو حق نہ کہنے والے اور باطل کو باطل کہنے سے باز رہنے والوں کے دل بندروں اور خنزیروں جیسے

بنا دیئے جائیں گے۔العیاذ باللہ۔

اب جس کا دل بندر اور خنزیر جیسا ہو چکا ہو اس سے یہ امید کرنا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے دین مبین کی حمایت میں بولے گا یا رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے کام کرے گا عبث کام ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو دن رات اقامت دین کے لئے کام کرنے کی توفیق کرنے عطا فرمائے۔

جتنی تم دین سے وفا کرو گے اتنی عزت ملے گی

حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ:نا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ:نا بِشْرُ بْنُ الْمفضَلِ قَالَ:نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدِ بْنِ صَفْوَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحِلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْأَرْضِ، فَاغْدُوا وَرُحُوا فِي ذِكْرِ اللَّهِ، وَذَكِّرُوا اللَّهَ بِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللَّهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ تعالی کے ہاں اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ تعالی کی قدر کیسی ہے؟ کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالی کی ہوتی ہے اللہ تعالی اسی کے لائق اسے اپنے ہاں مرتبہ دیتا ہے۔

(المعجم الأوسط سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی،أبوالقاسم الطبرانی (۳:۶۷)

اب ہر بندے کو خود غور کر لینا چاہیئے کہ وہ اللہ تعالی کے دین متین اور رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے لئے کتنا کام کرتا ہے یا اس کے ہاں اللہ تعالی کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی عزت

وناموس کا مسئلہ کتنا اہمیت رکھتا ہے اسی حساب سے وہ یہ بھی اندازہ کر لے کہ اس کی عزت بھی اللہ تعالی اور اس کے حبیب ﷺ کے ہاں اتنی ہی ہے۔ اگر تو یہ شخص اللہ تعالی کے دین پر حملے ہوتے دیکھ کر خاموش ہو جاتا ہے تو سمجھ لے کہ اللہ تعالی کے ہاں اس کی کوئی عزت نہیں ہے اور جب کوئی دین پر اور رسول اللہ ﷺ کی ناموس پر حملہ کرے تو کمینہ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا ہمنوا بن جائے اور کفار سے پیسے لیکر دین کے خلاف باتیں کرے تو یقین کر لے کہ اللہ تعالی اور رسول ﷺ کے ہاں اس سے بڑھ کر کوئی ذلیل نہیں ہے۔

آج لوگ دین پر حملے ہوتے دیکھ کر خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں اور انہیں لوگوں کا گمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے بڑے قریبی یہی لوگ ہیں العیاذ باللہ۔ یہی حال یہود ونصاری کا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالی کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ دشمنی کر کے اور اس کے دین میں تحریفیں کر کے بھی کہتے ہیں کہ ''ہم اللہ تعالی کے پیارے ہیں''۔

اسی طرح وہ لوگ جن کے سامنے اللہ تعالی کے دین کا مذاق اڑایا جائے اور دینی احکامات کالعدم قرار دیئے جائیں اور احکامات شرعیہ کو معطل کر دیا جائے مگر یہ لوگ پرامن بن کر بیٹھے رہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ بھی ان کے ہمنوا بن جائیں اگر کوئی پیر ہو تو اپنی گدی بچانے کے لئے پالیسی بازی کرتے ہوئے دین دشمنوں کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور اگر کوئی وظیفہ خور ملا ہے تو وہ بھی دین دشمنوں کے ساتھ کھڑا ہو جائے تو ان کو یقین کر لینا چاہئے کہ انہوں نے اللہ تعالی کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی ناموس کے ساتھ جتنی وفا کی ہے اور جتنی ان کو قدر دی ہے ان کی بھی عزت اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں اتنی ہی ہے۔

عبدالدینار ملا اور نذرانہ خور پیروں کی مجرمانہ خاموشی

☆ حاکم وقت جو اس وقت دین دشمنوں کا سرغنہ ہے نے داڑھی کا مذاق اڑایا۔

☆ حاکم وقت نے خاتم النبیین (ﷺ) کا لفظ صحیح طور پر ادا نہ کیا اس پر ندامت کی بجائے اس نے ہنسنا شروع کر دیا۔

☆ اور اس نے یہ بھی کہا میرا اللہ تعالی کی ذات پر کوئی ایمان نہیں تھا اور نماز کبھی بھی نہیں پڑھتا تھا، عید کی نماز بھی کبھار پڑھ لیتا تھا۔

☆ گستاخ ملعونہ کے حق میں اس نے بیانات دیئے حالانکہ بحیثیت مسلمان اس پہ لازم تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس کا دفاع کرتا مگر اس نے گستاخ ملعونہ کا دفاع کیا۔

☆ اسی نے رسول اللہ ﷺ کے گستاخ سلمان تاثیر کا دفاع کیا جبکہ غازی ملت اسلامیہ جناب محترم ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے خلاف بیانات دیئے۔

☆ اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالی نے غلطی کی کہ مجھے انسان بنایا۔ اور یہ ذہن میں رہے کہ یہ اللہ تعالی کی گستاخی ہے اور کلمہ کفر ہے اور اس کا قائل کافر ہے۔

☆ میانوالی میں دوران تقریر کہا کہ یہاں کی گرمی دوزخ کی آگ سے بھی زیادہ شدت والی ہے۔

☆ اور یہ بھی بیان کیا کہ اللہ تعالی مجھے ایسے تیار کر رہا ہے جیسے اپنے نبی (ﷺ) کو کیا۔

☆ ایک مرتبہ یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر جب کافی عرصہ وحی نہیں آئی تو وہ سمجھے کہ شاید پاگل ہوگئے ہیں ۔نعوذ باللہ من ذلک ۔ یہ ذہن میں رہے کہ یہ کلمہ کفر ہے اور اس کا قائل کافر اور مرتد ہے۔

☆ اس نے ابھی کچھ دن قبل رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو بدر میں شریک ہوئے ان کے متعلق کہا کہ ان میں صرف تین سو تیرہ لڑنے کے لئے نکلے تھے ان کے علاوہ سارے ڈر رہے تھے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اور اسی نے یہ بھی کہا کہ احد شریف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لوٹ مار شروع کردی تھی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اب بتائیں عبدالدینار علماء اور نذرانہ خور پیر اور عوام جو صرف چند پیسے پر کرائے کے کلاب بن کر ان کے ساتھ کھڑے ہوجاتے ہیں۔ انہوں نے کیا کیا یہ جتنی بکواسات کریں اور دین متین کی مخالفت کریں، اللہ تعالی اور رسول ﷺ کی جتنی توہین کریں، شعائر اسلامی

کا جتنا مذاق اڑائیں یہ جعلی پیر اور عبدالدینار ملاان حکمرانوں کے پکے پکے غلام ہیں اور انہیں کا دفاع کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں ۔ اور ان کے کفریات کو قرآن وحدیث سے دلائل دے کر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اللہ تعالی ان کے شر سے محفوظ فرمائے ۔

پیسے کی خاطر دین چھپانے والوں کی ذلت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمَوَيْهِ الْجَوْهَرِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِرَاشٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُلَمَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا، فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طُمَعًا، وَلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا، فَذَلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيتَانُ الْبَحْرِ، وَدَوَابُّ الْبَرِّ، وَالطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ، وَيَقْدُمُ عَلَى اللَّهِ سَيِّدًا شَرِيفًا حَتَّى يُرَافِقَ الْمُرْسَلِينَ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا، فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ طُمَعًا، وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا، فَذَاكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ، وَيُنَادِي مُنَادٍ، هَذَا الَّذِي آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ طُمَعًا، وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا، وَكَذَلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کے علماء کے دو مرد ہیں :ایک وہ مرد جس کو اللہ تعالی نے علم کی دولت عطا فرمائی تو اس نے وہ علم لوگوں پر خرچ کیا (یعنی لوگوں کو علم سے آگاہ کیا) اور اس علم سکھانے پر اس نے لوگوں سے کسی طرح کا کوئی لالچ نہیں رکھا اور نہ ہی اس علم کا عوض طلب کیا ایسے عالم کے لئے سمندر کی مچھلیاں زمین کے جانور اور ہوا کے پرندے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور جب یہ عالم

دین اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو انتہائی عزت وشرف کے ساتھ حاضر ہوگا یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالی اپنے رسل عظام علیہم السلام کی رفاقت عطافرمائے گا۔اور ایک وہ مرد جس کو اللہ تعالی نے علم عطافرمایا اس نے اللہ تعالی کے بندوں کو علم دینے میں بخل سے کام لیا اور اس علم پر لوگوں سے لالچ بھی رکھا اور اس علم کو فروخت کیا تو ایسے شخص کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور منادی نداء کرے گا یہ ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالی نے علم عطافرمایا تھا اس نے اللہ تعالی کے بندوں کو علم دینے میں بخل سے کام لیا اور لالچ کیا کرتا اور علم دیتا بھی تھا تو اس کا عوض لیا کرتا، یہی اعلان ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہو جائیں۔

(المعجم الأوسط : سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبوالقاسم الطبرانی (۷:۱۷۱)

اس حدیث شریف پر غور فرمائیں پیسے لیکر تقریر کرنے والے لوگ جب تقریر کرتے ہیں تو وہ لوگوں کی پسند کی تقریر کرتے ہیں وہاں دین بیان نہیں کرتے۔انہوں نے صرف اور صرف وہی بات کرنی ہے جس سے لوگ راضی ہوجائیں اور لوگ دین خالص سننے کو تیار نہیں ہیں اور ادھر مولوی صاحب نے بھی لوگوں کو راضی کرنا ہے اور اپنے پیسے بڑھانے ہیں تو دین تو بیان نہیں ہو سکے گا۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا فرمان شریف ہے کہ جب تک تم لوگوں کو راضی کرنے کی فکر میں رہو گے تو تم حق بات نہیں کہہ سکتے۔

تیسری فصل

اقوال علماء اور محدثین کی تصریحات

بے دینوں کا رد کرنا واجب ہے

قال فی شرح الشرعة وذکرفی شرح المشارق ان العلماء قالو! :
البدعة خمسة واجبة کنظم الدلائل لرد شبهة الماحدة وغیرهم ومندوبة کتصنیف الکتب .

ترجمہ

امام عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں بدعت واجبہ مثلاً بے دینوں اور سیکولر لوگوں کے شبہات کی تردید کے لئے دلائل جمع کرنا اور بدعت مستحبہ جیسے ان کے رد میں کتب تصنیف کرنا۔

(الحدیقۃ الندیۃ لامام عبدالغنی النابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱:۱۴۵))

بے دینوں کے رد میں کتب تصنیف کرنا کیوں واجب ہے؟

وکذاتصنیف الکتب الشریعة فی علم التوحیدو العقائد والاحکام الفقهیة والتفسیروالحدیث وآلة ذلک کالنحووالصرف واللغة ونحوهذاعون للتعلیم والتبلیغ وردالمبتدعة بنظم الدلائل نهی عن المنکروذب عن الدین المهدی .

ترجمہ

اور اسی طرح کتب دینیہ کی تصنیف کرنا لازم ہے جیسے علم توحید، عقائد اور احکام فقہیہ اور تفسیر، حدیث اور علم آلہ جیسے نحو، صرف اور لغت اور اسی طرح وہ علم جو تعلیم و تبلیغ میں مددگار ہو، اور بدمذہب اور بے دین اور دین دشمن لوگوں کے رد میں دلائل جمع کر کے کتابیں تحریر کرنا اس لئے واجب ہے کہ اس سے بدمذہبی کا قلع قمع ہوتا ہے اور دین محمدی ﷺ سے باطل کو ہٹانا پایا جاتا ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ لامام عبدالغنی النابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱:۱۴۵))

دین دشمنوں کے رد میں پیسہ خرچ کرنا فرض ہے

امام اہل سنت امام احمد رضا خان حنفی الماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں
مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گر، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ اٹھتا دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے حدیث میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لما ظهرت الفتن اوقال البدع فليظهر العالم علمه ومن لم يفعل ذٰلک فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لايقبل الله منه صرفا ولا عدلا

ترجمہ

جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد مذہبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

(فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲۱:۲۵۷)

علماء حق نے کبھی بھی سیکولر لوگوں کی تردید میں سستی نہیں کی

قال الامام عبدالغنی النابلسی رحمة الله تعالى عليه : ولم يبق للمتاخرين حظ من ذلک فجعل الله تعالى لهم مسلكاً بافتراق الامة تتشت الكلمة وظهور الزائغين و كثرة المخالفين فی العقائد والمعاندين فانفتحت لهم ابواب جهاد آخر فی النفوس الجاهلية فلم يفتهم حظهم من سعادة الجهاد فی اهل الضلال فحاربوهم بعزائم البواطن وقارعوهم بسيوف الحجج والبراهين فی جميع

المواطن وبنوا حصون الكتب المصنفات الكثيرة المسنوعة اتقنوها جهدهم ونصبوا فيهامجانيق الادلة لهدم حصون الضلال وهلاک وساس اهل العناد والجدال .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفار ومشرکین کے ساتھ جسمانی جہاد کی سعادت پائی تھی، بعد کے اہل اسلام کو اس ظاہری جہاد کی حاجت نہ رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوسری قسم کے جہاد (منافقین کے ساتھ جہاد) کی راہ پیدا فرمادی، اور وہ اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں کجی (بگاڑ) پیدا کرنے والوں کی کثرت کو ظاہر کیا، تو اہل حق علماء کرام نے ان بے دین اور سیکولر لوگوں کی تردید کے لئے دلائل جمع کرنا شروع کردیئے اور مختلف انواع کی کتابیں تصنیف کرنا شروع کردیں، تو علماء کرام نے گمراہ اور بے دین اور دین دشمن لوگوں کیخلاف جنگ کا آغاز کیا اور دلائل وبراہین کی تلواریں سونت لیں اور ہر ہر مقام پر جا کر انؒ کا مقابلہ کیا، اور اس طرح دینی کتب جو ان دین دشمنوں کے خلاف لکھی گئی تھیں ان کے مضبوط قلعے تیار ہو گئے اور انہوں نے اپنی ساری کوششیں اسی میں صرف کر دیں اور دلائل کی منجنیق نصب کر کے بے دینوں کے بنے ہوئے بدعقیدگی کے محلات کو پاش پاش کر دیا اور ان کے وساوس کو خس وخاشاک کی طرح اڑا کر رکھ دیا۔

(الحدیقۃ الندیۃ لامام عبدالغنی النابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱:۱۴۵))

بے دینوں کے رد کرنے کا حکم شرع شریف نے دیا ہے

فكل ماذون فيه بل ماموربه من قبل الشارع ولوعلى طريق العموم كماقال الله تعالى وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ فتصنيف الكتب ونظم الدلائل من جملة قول الحق على الله تعالى وعدم قول الباطل .

ترجمہ

پس کتابیں تصنیف کرنے اور ملحدین اور سیکولرلوگوں کے شبہات کی تردید کے لئے دلائل جمع کرنے کی اجازت شرع شریف نے دی ہے، بلکہ شرع شریف نے ان کاموں کا حکم دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ پر نہ کہومگرحق ۔ سوملحدوں اور سیکولرلوگوں کی تردید میں کتابیں تصنیف کرنا اللہ تعالیٰ پرحق کہنےاور باطل نہ کہنے کی قسم سے ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ لامام عبدالغنی النابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱:۴۶))

دین دشمنوں کے اعتراضات کے جواب دینا فرض اعظم ہے

امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جوشخص مسلمانوں کو بہکائے اور فتنہ وفساد برپا کرے تو اس کو دفع کرنا (یعنی اس کا رد کرنا اور اس کے اعتراضات کے جوابات دینا) اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین (جوان بے دینوں نے دین کے متعلق شبہات پیدا کردیئے ہوں) کا رفع فرض اعظم ہے اور جوشخص اس سے روکتا ہے

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كٰفِرُوْنَ

(سورۃ الاعراف رقم الآیۃ : ۴۵)

ترجمہ

جواللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اُس سے کجی چاہتے ہیں اور آخرت کا انکار رکھتے ہیں۔

کے تحت داخل ہے۔

(فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲۱:۲۵۶))

رد بد مذہباں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور فرمایا

الحمداللہ! اس فقیر بارگاہ غالب قدیر عز جلالہ، کے دل مین کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت نہ دنیوی خصومت، مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پرنور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض

اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبردار رکھوں جو مسلمان کہلا کر اللہ واحد قہار جل جلالہ اور محمد رسول اللہ ماذون مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر حملہ کریں تاکہ میرے عوام بھائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ان "ذیاب فی ثیاب" کے جبوں، عماموں، مولویت، مشیخیت کے مقدس ناموں قال اللہ و قال الرسول ﷺ کے روغنی کلاموں سے دھوکے میں آ کر شکار گرگاں خونخوار ہو کر معاذ اللہ سقر میں نہ گریں، یہ مبارک کام بحمد المنعام اس عاجز کی طاقت سے بدرجہا خوب تر وفزوں تر ہوا، اور ہوتا ہے، اور جب تک وہ چاہے گا ہوگا۔

ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ، والحمدللہ رب العالمین

(ہم پر اور لوگوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس سے زیادہ نہ کچھ مقصود نہ کسی کی سب وشتم وبہتان وافتراء کی پروا، میرے سرکار نے مجھے پہلے ہی سنا دیا تھا:

﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾

ترجمہ کنز الایمان

اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

الحمد اللہ! یہ زبانی ادعا نہیں۔ میری تمام کاروائیاں اس پر شاہد عدل ہیں، موافق اور مخالف سب دیکھ رہے ہیں کہ امر دین کے علاوہ جتنے ذاتی حملے مجھ پر ہوئے کسی کی اصلاً پروانہ کی۔

(فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۵:۸۷)

دین دشمنوں کے رد کرنے کا اصل مقصد

میں تو خوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، افتراء کرتے، برا کہتے ہیں اتنی دیر محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی، منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں، میں چھاپ چکا، اور پھر لکھتا ہوں میری آنکھ کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ میری اور میرے آباء کرام کی آبروئیں عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سپر رہیں، اللھم آمین!

(فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۵:۸۸)

اس عبارت سے واضح ہوا کہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دین دشمنوں کا رد اسی لئے کرتے تھے تا کہ وہ لوگ جتنی دیر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق سخت کلام کریں گے اتنی دیر رسول اللہ ﷺ کی توہین سے باز رہیں گے۔

آج امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام لیکر اوران کے اشعار محافل میں سنا سنا کر چندہ بٹورنے والے اوران کا نام فروخت کر کے اپنے محلات بنانے والے ان کے مشن کو بھول چکے ہیں۔ ان کو صرف اور صرف اپنی عزت کی فکر ہے، اپنی عزت بچانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع میں نہیں بولتے۔

جو درد امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے سینے میں تھا اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے میں وہی درد امیر المجاہدین فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ تعالی کو عطا فرمایا ہے کہ آپ بھی اپنی ذات کی فکر سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے رات دن کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی ان کے طفیل ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے ہمہ وقت کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جب دین پر حملے ہوں تو عالم کے لئے خاموش رہنا حرام ہے

ایسے نازک وقت میں کہ ہر چہار طرف سے دین حق پر حملے ہو رہے ہیں اور تیغ کنان سخت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں کیا علمائے اہلسنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آ کر تحریرا و تقریرا احیاء سنت اماتت بدعت و نصرت ملت فرمائیں اگر ایسا نہ کریں سکوت و خاموشی سے کام لیں تو کیا اس حدیث شریف کے مورد نہ ہوں گے جو فتاوی الحرمین میں مذکور ہے۔

قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ان الحامل الداعی لی علی التالیف فی ذلک وان کنت قاصرا عن حقائق ماهنالک ما اخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظهر العالم علمه فمن لم یفعل ذلک فعلیه لعنة اللہ والملئکة والناس اجمعین لایقبل اللہ منه صرفا ولاعدلا .

ترجمہ

امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث وسبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالٰی نہ اس کا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔

(فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۴: ۵۹۰)

بے دینوں کا رد کرنا نفلی حج وعمرہ سے بھی افضل ہے

وکذا نقول إن طلب العلم وتحصیله وتدریسه وتصنیفه إذا کان خالصا فی طریقه أفضل من کثرة الطواف والزیادة بل أکمل من حج النافلة وقصد العمرة.

ترجمہ

حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اور یونہی ہم کہتے ہیں کہ علم دین

پڑھنااوراسے حاصل کرنا،اسے پڑھانااوراسے کتابوں کی صورت میں تصنیف کرناجب کہ اس طریق میں کوئی شخص خلوص نیت رکھتاہو بیت اللہ کے طواف اورزیارت کی کثرت سے افضل ہے بلکہ نفلی حج اورعمرہ سے بھی کمال والاعمل ہے۔

(شرح الشفا:علی بن (سلطان) محمد،أبوالحسن نورالدین الملا الہروی القاری(۲:۱۵۷)

حضرت سیدناملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بے دین اورسیکولرکی تردید میں کتابیں تصنیف کرنے کی یہ کتنی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ خلوص نیت سے یہ کام کیاجائے تو اس کاثواب نفلی حج وعمرہ سے بھی زیادہ ہےاورایسا کیوں نہ ہوجبکہ سیکولرکی تردیدکرناشرعاًواجب ہے اورنفلی حج وعمرہ نفل ہے،اورظاہر ہے کہ واجب کااجرنفل سے زائد ہے۔

دین دشمنوں کاردکرناجہادسے بھی افضل ہے

عرض: یہ(یعنی مجاہدہ)توحضور اِسی کاہورہےتوہوسکتا ہے۔دنیوی ذرائعِ معاش (یعنی روزی کمانے کے دُنیوی ذریعے)اگرچھوڑدیئے جائیں تو یہ بھی نہایت دِقّت طلب (یعنی مشکل)ہےاوریہ دینی خدمت جواپنے ذمّہ لی ہےاُسے بھی چھوڑناپڑے گا۔

ارشاد:اُس کے لئے یہی خدمات مجاہدات ہیں بلکہ اگرنیت صالحہ ہےتوان مجاہدوں سے اعلیٰ۔امام ابواسحٰق اسفرائنی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کوجب انہیں مُبْتَدِعِین (یعنی گمراہوں) کی بدعات کی اِطّلاع ہوئی پہاڑوں پراُن اکابرعلماء کے پاس تشریف لے گئے جوترکِ دنیاومَافِیھا (یعنی دنیااوراس کاسازوسامان چھوڑ) کرکےمجاہدات میں مصروف تھے،ان سےفرمایا:

یَا اَکَلَةَ الْحَشِیْشِ اَنْتُمْ ھٰھُنَا وَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتَنِ.

ترجمہ

اے سوکھی گھاس کھانے والو!تم یہاں ہواوراُمتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں میں ہے۔
انہوں نے جواب دیاکہ اِمام یہ آپ ہی کاکام ہےہم سےنہیں ہوسکتا۔وہاں سےواپس آئےاورمُبْتَدِعِین کےردمیں نہریں بہائیں (یعنی شدیدوکثیرردّکیا)۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت از مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ۵۹)

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس فرمان شریف سے ثابت ہوا کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ دین کے دشمنوں کے شبہات کا رد کرے اور اہل ایمان کے ایمان کی فکر میں رات دن لگا رہے اس کے لئے یہی مجاہدہ ہے اور ایسا شخص فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں سے بھی افضل و اعلیٰ ہے۔

اب وہ لوگ ذرا اپنے عمل پر غور کریں جو نہ تو جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف ہیں اور نہ ہی دین کے دفاع میں وہ کس مقام پر کھڑے ہیں۔ وہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ اس فرمان شریف میں ان نام نہاد صوفیوں کے لئے درس عبرت ہے جو تصوف کا ڈھونگ رچا کر ہر طرح کے دین دشمن سے رابطہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صوفی ہر ایک کا ہوتا ہے اور صوفی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا العیاذ باللہ تعالیٰ۔

کاش میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی۔۔۔۔

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جب کسی نے عرض کی: حضور! آپ کی کتابوں میں بدمذہبوں کے خلاف بہت زیادہ سختی ہوتی ہے نیچری تہذیب کے لوگ چند سطریں دیکھ کر رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں گالیاں بھری ہوئی ہیں لھذا حضور! نرمی فرمائیں اور خوش بیانی سے بدمذہبوں کا رد فرمائیں یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے اور فرمایا: میری تمنا یہ ہے کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور بدمذہبوں کی گردنیں ہوتیں اور میں اپنے ہاتھ سے ان کے سر قلم کر دیتا لیکن تلوار سے کام لینا اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم سے بے دینوں کا شدت سے رد کرتا ہوں۔

(اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات از مفتی ضیاء احمد قادری رضوی: ۲۳)

گستاخوں کا رد کرنا سب سے افضل عمل ہے

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے ان مشرکین کا رد فرمایا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی، اس کی مثال یہ ہے کہ ولید بن مغیرہ نے رسول اللہ ﷺ کو مجنون کہا اللہ تعالی نے فرمایا: آپ ﷺ اللہ تعالی کی نعمت سے مجنون نہیں ہیں، اور ولید بن مغیرہ کے دس عیب بیان فرمائے:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ، هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ، مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ، عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ .

ترجمہ

آپ بہت قسمیں کھانے والے بے حد ذلیل کی بات نہ مانیں جو بہت طعنے دینے والا اور چلتا پھرتا چغلخور ہے، نیکی سے بہت روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا سخت گناہگار ہے، بہت بدخو، ان سب کے بعد وہ نطفہ حرام ہے۔ (سورۃ القلم: ۱۰، ۱۲، ۱۳)

اسی طرح جب آپ ﷺ کے شہزادے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات شریفہ ہوئی تو العاص بن وائل نے آپ ﷺ کو ابتر کہا معاذ اللہ یعنی مقطوع النسل تو اللہ تعالی نے اس کا رد فرمایا کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو کوثر عطا کی اور جس نے آپ ﷺ کو ابتر کہا وہی ابتر ہے، اس سے معلوم ہوا جو فرقے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتے ہیں ان کا رد کرنا اور ان کی مذمت کرنا یہ اللہ تعالی کی سنت ہے اور گستاخ لوگوں کا رد کرنا اور ان کی مذمت کرنا افضل اعمال میں سے ہے۔

(نعم الباری از شیخ الحدیث مولانا غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۲: ۷۷۳)

امام احمد رضا خان حنفی رحمہ اللہ کا یہ فتوی بار بار پڑھا جائے

ایک مولانا صاحب نے ایک سوال ارسال کیا کہ کسی علاقہ میں لوگ ہندوؤں کی خوشنودی کی خاطر گائے کی قربانی منع کرنا چاہتے ہیں آیا ان کا اس طرح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

مولنا المکرم و ذو المجد والکرم اکرمکم وعلیکم السلام

ورحمة الله وبركاته.

یہ مسئلہ بھی کچھ قابل سوال ہے، حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

، مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللَّهِ عِنْدَهُ،
فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ.

ترجمہ

جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی قدر کیسی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ کی ہوتی ہے اللہ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے

(المعجم الأوسط: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (۳:۶۷)

آدمی اگر اللہ ورسول ﷺ کے معاملہ کو اپنے ذاتی معاملہ کے برابر ہی رکھے، تو دین میں اس کی سرگرمی کے لئے بس ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ذراسی نالی یا پرنالے کی ملک بلکہ مجرد حق کے لئے کس قدر جان توڑ عرق ریزیاں کرتا ہے اس کا مقدمہ منتہا تک پہنچاتا ہے، کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا، پیسہ کے مال پر ہزاروں اٹھادیتا ہے، دنیوی فریق کے مقابل کسی طرح اپنی دبتی گوارا نہیں کرتا، گائے کشی مسلمان کا دینی حق ہے، اور حق بھی کیسا، خاص شعار اسلام۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: والبدن جعلنها لكم من شعائر الله ۔ اونٹ اور گائے کی قربانی کو ہم نے تمہارے لئے دین الٰہی کے شعاروں سے کیا۔

امام محمد جامع صغیر میں فرماتے ہیں :وَالْبُدْنَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ (اونٹ اور گائے بُدنہ ہیں)

(الجامع الصغیر باب تقلید البدن مطبع یوسفی لکھنؤ)

اور اگر شعار اسلام کو اور بھی خاص اعدائے اسلام کے مقابلہ میں اپنی ایک نالی کے برابر بھی نہ سمجھو، تو جان لو کہ اللہ واحد قہار ہے یہاں تمہاری قدر کتنی ہے اگر وہ ضرورت وضرر جو سوال میں مذکور ہوئے نہ بھی ہوتے بقدر قدرت کوشش لازم تھی،

حدیث میں ہے

لیس منا من اعطی الدنیة فی دیننا .

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملہ میں دبی رکھنے دے کہ ان ضرورتوں اور ضرروں کے ہوتے ہوئے بیشک جو اس میں بے پروائی وچشم پوشی برتے گا اور حسب طاقت دین کی مدد نہ کرے گا اور شعار اسلام کو نقصان پہنچنے دے گا، روز قیامت سخت باز پرس میں پکڑا جائے گا اور اس کی جزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی شدید حاجت کے بوقت اسے بے یار و مددگار چھوڑے، جیسا اس نے دین کی مدد سے منہ موڑا،

قال اللّٰہ تعالٰی فکذلک الیوم تنسیٰ

ترجمہ

اس سے قیامت میں فرمایا جائے گا جیسا تو نے دین کو بھلا دیا تھا تو ایسا ہی آج تو بھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا۔

(فتاوی رضویہ لامام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۴:۵۷۵)

نوٹ:

اس حدیث شریف کا ترجمہ یہ ہے کہ

لیس منا من اعطی الدنیة فی دیننا .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے گروہ میں سے نہیں ہے جو دین کے معاملے میں دباؤ کا شکار ہو جائے۔

اب وہ لوگ غور کریں جو حکمرانوں کے دباؤ میں آکر دین کے ساتھ غداری کر رہے ہیں اور حکمران بیرونی کافروں کے دباؤ میں آکر پاکستان میں دینی احکامات اور شعائر اسلامی کو معطل کر رہے ہیں۔ یہ خود غور کریں کہ یہ کہاں کھڑے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے رد میں مبالغہ کرنا ضروری ہے

گستاخوں کو جواب دینے والے کے مددگار جبریل امین علیہ السلام

عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ :اهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ.

ترجمہ

حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے حسان! تم مشرکین کی مذمت کرو بے شک حضرت جبریل امین علیہ السلام تمھاری مدد کریں گے۔

(المسند الجامع : محمود محمد خلیل (۳:۱۸۳))

جو چیز زیادہ نقصان دے اس کا استعمال کرو

وروی أبو الحسن بن الضحاک عن حسان رضی اللّٰہ تعالی عنه أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال :إذا حارب أصحابی بالسّلاح، فحارب أنت بلسانک.

ترجمہ

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حسان! جب میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اسلحہ کے ساتھ جنگ کریں تو تم دشمنوں کے ساتھ اپنی زبان کے ساتھ جنگ کرنا۔

(سبل الہدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد : محمد بن یوسف الصالحی الشامی (۹:۳۵۰))

جہاں تلوار کام کر رہی ہو وہاں زبان کے ساتھ لڑنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے خود عطا فرمایا تاکہ یہ دونوں سنت بن جائیں اور اب سے لوگوں کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ گستاخوں کے

خلاف اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرنا بھی رسول اللہ ﷺ نے خود جاری فرمایا ہے۔

جب ہم گستاخوں کے خلاف بولتے ہیں تو کئی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے کہ تم سخت باتیں کیوں کرتے ہو حالانکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ نے خود حکم دیا ہے۔

گستاخوں کے رد میں مبالغہ کرنا ضروری ہے

عن أبی سلمة بن عبد الرحمن قال:لما أن هجت قريش النبی صلی الله عليه وسلم أحزنه ذلک فقال لعبد الله بن رواحة:اهج قريشا، فهجاهم هجاء ليس بالبليغ إليهم، فلم يرض بذلک، فبعث إلی كعب بن مالک فقال:اهج قريشا، فهجاهم هجاء لم يبالغ فيه، فلم يرض بذلک، فبعث إلی حسان بن ثابت وكان يكره أن يبعث إلی حسان، فقال حين جاءه الرسول أن اهج قريشاقد آن لكم أن تبعثوا إلی هذا الأسد الضارب بذنبه فقال حسان بن ثابت:والذی بعثک بالحق لأفرينهم بلسانی هذاثم أطلع لسانه فتقول عائشة:والله لكأن لسانه لسان حية فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم:إن لی فيهم نسبا وأنا أخشی أن تصيب بعضه فأت أبا بكر فإنه أعلم قريش بأنسابها فيخلص لک نسبی، قال حسان والذی بعثک بالحق لأسلنک منهم ونسبک مثل سل الشعرة من العجين فهجاهم حسان فقال له رسول الله صلی الله عليه وسلم:لقد شفيت يا حسان واشتفيت.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب قریش نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہے تو رسول اللہ ﷺ کا دل مبارک غمگین ہوگیا اور آپ ﷺ نے حضرت

سیدنا عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قریش کی ہجو کرو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی لیکن اس میں مبالغہ نہ کر سکے اور آپ ﷺ بھی اس سے راضی نہ ہوئے، آپ ﷺ نے حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ قریش کی ہجو کرو، کعب رضی اللہ عنہ نے بھی ہجو کی لیکن وہ بھی اس میں مبالغہ نہ کر سکے، اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند آئی، رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا حالانکہ آپ ﷺ ان کو پیغام بھیجنا اچھا نہیں سمجھتے تھے، جب قاصد پہنچا تو اس نے کہا: قریش کی ہجو میں اشعار کہو کیا وقت آ گیا ہے کہ تم اس بپھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا ہے؟ میں اپنی زبان سے ان کا بھرکس نکال دوں گا، پھر حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان نکالی، حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خدا تعالی کی قسم! حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی زبان سانپ کی زبان تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں میرا نسب ہے، مجھے خدشہ کہ کہیں تم مجھے بھی ان میں خلط ملط نہ کر دو، لھذا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں، وہ میرا نسب تم کو الگ کر کے بتائیں گے، حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق مبعوث فرمایا ہے، میں آپ ﷺ کو قریش سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حسان! تم نے شفاء دی اور خود بھی شفاء پائی۔ (یعنی بھرپور ہجو کی)

(کنز العمال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی (۱۳: ۳۴۲))

گستاخوں کے ساتھ زبان سے جہاد کرنے میں ضروری ہے کہ اس میں مبالغہ ہو اور اسی مبالغہ کو رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے ہیں، حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے کلام پر اسی لئے راضی نہ ہوئے کہ ان میں مبالغہ نہیں تھا، اس

سے ثابت ہوا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے خلاف کلام کرنے میں مبالغہ کرتا ہے رسول اللہ ﷺ اس پر راضی ہوتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں یہ بات بھی بڑی قابل غور ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان مبارک نکالی تو وہ سانپ والی زبان تھی، اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ان کی زبان سانپ جیسی تھی بلکہ انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کے خلاف اپنے اشعار کہے تو وہ ایسے سخت تھے گویا ہر ایک لفظ سانپ کے ڈنک کی مانند تھا۔

اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل اسلام کے پاس گستاخوں کے لئے زبان ہمیشہ سے زہریلی ہی رہی ہے، کبھی بھی گستاخوں کے لئے نرم خوئی نہیں اپنائی گئی۔

دوسرا حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آتے ہی یہ کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اس بپھرے ہوئے شیر کو بلایا جائے جو اپنی دم سے گستاخوں پر حملہ کر دے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندہ مومن گستاخوں کے خلاف ہمہ وقت بپھرے شیر کی طرح ہوتا ہے نہ کہ سے (لوی) کی طرح گستاخوں کے سامنے دم ہلانے والا۔

اور اس حدیث پاک میں یہ بات بڑی قابل غور ہے کہ جب قریش کے گستاخوں نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی تو آپ ﷺ کا قلب مبارک غمگین ہو گیا اور جب حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حسان! تم نے ہمیں بھی شفاء دی اور اپنے آپ کو بھی شفاء دی۔ اس سے یہ سمجھ آیا کہ جب کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کا دل مبارک غمگین ہو جاتا ہے اور اس غم کی شفاء اسی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کو بھرپور جواب دیا جائے۔

گستاخوں کے رد سے شفاء پائی

مسند عائشة: حدثنا محمد بن عوف الطائي حدثنا آدم بن أبي

إياس حدثنا ابن أبى ذئب حدثنا محمد بن عمر بن عطاء عن ذكوان عن يمان عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اهجوا قريشا فإنه أشد عليهم من رشق النبل، فأرسل إلى ابن رواحة فقال: اهجهم، فهجاهم فلم يرض، فأرسل إلى كعب بن مالک، ثم أرسل إلى حسان بن ثابت، فلما دخل عليه حسان قال: قد آن لكم أن ترسلوا إلى هذا الأسد الضارب بذنبه ثم أدلع لسانه فجعل يحرجه فقال: والذى بعثک بالحق: لأفرينهم بلسانى فرىالأديم: فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تعجل فإن أبا بكر أعلم قريش بأنسابها وإن لى فيهم نسبا حتى يخلص نسبى، فأتاه حسان ثم رجع فقال: يا رسول الله: قد خلصت نسبک والذى بعثک بالحق لأسلنک منهم كما تسل الشعرة من العجين: قالت عائشة: فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لحسان: إن روح القدس لا يزال مؤيدک ما نافحت عن الله ورسوله، وقالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: هجاهم فشفى واشتفى.

ترجمہ

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، چونکہ ہجو کے اشعار قریش پر تیروں کی بارش سے بھی زیادہ سخت ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ قریش کی ہجو کرو، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی ہجو میں اشعار کہے، لیکن رسول اللہ ﷺ ان کے اشعار سے راضی نہ ہوئے، آپ ﷺ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا، پھر ان کے بعد حضرت سیدنا حسان

بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا، جب آپ ﷺ کے پاس حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا؛ اب وقت آ گیا ہے کہ تم اس بپھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے گا، پھر حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان گھما کر کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق مبعوث فرمایا ہے، میں ان لوگوں کو اپنی زبان سے ایسا کاٹوں گا کہ حق ادا کر دوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں، اور میرا سلسلہ نسب بھی قریش میں ہے، اور مجھے ان سے الگ تھلگ رکھنا ہے، حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نسب دانی کا ضروری علم لیکر واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کا نسب شریف الگ کر دیا ہے، قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے، میں آپ ﷺ کو قریش سے ایسے نکال لوں گا جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے، حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل امین علیہ السلام تمھاری تائید کرتے رہتے ہیں جب تک تم اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا دفاع کرتے رہتے ہو۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے حسان! مشرکین کی ہجو کرو تو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا سینہ مبارکہ بھی ٹھنڈا کر دیا اور اپنے لئے بھی سکون کا سامان کیا۔ یعنی حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے خوب ہجو کی۔

(معرفۃ الصحابۃ : أبو نعیم أحمد بن عبداللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (۲:۸۴۶)

مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ

عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اهْجُوا قُرَيْشًا، فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا، حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي فَأَتَاهُ حَسَّانُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ، مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى.

ترجمہ

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان پر اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت ہے، پھر آپ ﷺ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی ، وہ آپ ﷺ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ ﷺ نے حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، جب حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: اب

وقت آ گیا ہے آپ ﷺ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے، پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے، تاکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرا نسب ان سے الگ کر دے، حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور پھر لوٹ آئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا نسب شریف ان سے الگ کر دیا گیا ہے، اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں آپ ﷺ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تک تم اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے گستاخوں کو جواب دیتے رہتے ہو روح القدس علیہ السلام تمھاری تائید کرتے رہتے ہیں۔ نیز حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کفارِ قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفاء دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور کفار کے دلوں کو بیمار کر دیا۔

(مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (۴:۱۹۳۵))

مسئلہ ناموس رسالت کے حوالے سے

یہود ونصاری کی سازشیں

اسلام کی وہ امتیازی خصوصیت کیا ہے جس میں اس کی تمام تر انقلابی قوت کا راز پنہاں ہے اور جس کا وہ ہمیشہ تحفظ کرتا رہے گا، اس کا ادراک خود دورِ حاضر کے مسلمانوں کو ہو یا نہ ہو بیسویں صدی کا فرنگی کافر اور سارا عالم کفر اس سے اچھی طرح آگاہ تھا اور ہے ۔ لیجیے ایک امریکی یہودی پروفیسر (hertz) جو فوجی امور کا بھی ماہر تھا اس کی زبان سے سن لیجیے مسلمانوں اور بالخصوص پاکستانیوں کے دل رسول عربی ﷺ کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں اور یہی وہ جذبہ ہے جو عالمی صہیونیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور جو اسرائیل کی توسیع کے راستے میں زبردست رکاوٹ ہے، لھذا یہودیوں کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ محمد عربی ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کے اس جذبہ محبت کے تمام وسیلوں کو کمزور تر کردیں تبھی وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

(الفسلطین بیروت لبنان جنوری ۱۹۷۲ء)

فاتح خیبر ﷺ کا رعب

چودہ سو سال گزر چکے مگر یہودیوں کے حواس پر آج بھی فاتح خیبر سید عالم ﷺ کا رعب مسلط ہے جبھی تو اسرائیل کا ایک سابق وزیر اعظم ''بن گوریان'' یہ کہتا ہوا سنائی دیتا ہے کہ

میں بڑی شدت سے ایک چیز کا خطرہ محسوس کرتا ہوں اور ہم میں سے کون ہے جو اس چیز کا خطرہ محسوس نہیں کرتا کہ ایسا نہ ہو کہ کل کلاں کوئی عالم عرب یا عالم اسلام میں کوئی نیا محمد (ﷺ) ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔

(جریدہ الکفاح الاسلامی: شمارہ اپریل دوسرا ہفتہ ۱۹۵۵ء)

دیکھا آپ نے اسرائیل کے صیہونی لشکر کس طرح رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک کی مقناطیسی قوت کے خوف سے لرز رہے ہیں ۔ یہ خوف چودہ سو سال سے ان کے دلوں پر مسلط ہے اور خیبر اور روم سے ہوتا ہوا یہ خوف آج انٹارکٹکا سمیت آٹھوں براعظموں میں پھیلی دنیائے کفر وطاغوت کے ہر گوشے میں سرایت کر چکا ہے، یہ ہمارے آقا و مولا ﷺ کی عظمت وسطوت کا ہلالی پرچم ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بھرپور آفاق کے ہر گوشے میں لہرا رہا ہے اور جس سے آج

خداتعالی کا ہر باغی لرزہ براندام ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔

فرانس کے ایک مستشرق ''کیمون'' کی زہر آلود زبان سخت ترین گالیاں دیتے ہوئے بھی اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکی۔

فرانس کے گستاخ کی بکواس

محمد ﷺ کی قبر ایک ایسا پاور اسٹیشن ہے جہاں سے مسلمانوں کے قلوب واذہان میں توانائی کی لہریں ایسی پیدا ہوتی ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں، لھذا میرا پختہ اعتقاد ہے کہ یورپ کے مادی و معنوی وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی کل آبادی کا پانچواں حصہ بالکل ختم کر دیا جائے، کعبہ کو گرادیں اور (معاذ اللہ) محمد (ﷺ) کا وجود قبر سے نکال لیں۔

(الاتجاہات الوطنیۃ (۱:۳۲۱) (القومیۃ والغزو الفکری: ۱۹۲) (الفکر الاسلامی الحدیث بالاستعمار الحدیث: ۵۱)

khaybar was your last chance

کچھ دن پہلے اسرائیل کے کچھ لڑکوں کو احتجاج کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر دیکھایا گیا جن کے ہاتھ میں تختی تھی جس پر لکھا تھا (khaybar was your last chance) اس کا مطلب سمجھنے سے پہلے یہ سمجھیں کہ جملہ ایک جنگ کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور وہ غزوہ خیبر جس میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے اور کئی دنوں کی جنگ کے بعد اللہ تعالی نے اہل اسلام کو فتح و کامرانی عطا فرمائی اور یہودیوں کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ اس جنگ کو اسی فی صد مسلمان بھول چکے ہیں، ان کو نہیں معلوم کہ خیبر میں کیا ہوا تھا اور اس میں جنگ ہوئی تھی تو کس سے ہوئی تھی۔ لیکن آج چودہ سو سال بیت جانے کے باوجود بھی یہودی اپنی اس شکست کو نہیں بھولے ان کو یاد ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں ان کو ذلت ہوئی تھی وہ درد آج بھی ان کے دل میں موجود ہے اور جو کچھ اہل اسلام کے ساتھ ظلم وستم کر رہے ہیں وہ صرف اور صرف اپنی اسی ذلت کے بدلہ کی نیت سے کر رہے ہیں لیکن ہم مسلمان اتنے اندھے ہو چکے ہیں کہ آج ہمارے ہی مسلمان کہتے ہیں کہ اگر اسرائیل کو تسلیم کر لیا جائے تو اس میں کیا مسئلہ ہے، قیامت تو نہیں آجائے گی۔

ماخذ ومراجع

ردالمحتار علی الدر المختار :ابن عابدین، محمد أمین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی دار الفکر-بیروت

بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ وشریعۃ نبویۃ فی سیرۃ أحمدیۃ : محمد بن محمد بن مصطفی بن عثمان، أبوسعید الخادمی الحنفی مطبعۃ الحلبی

ہکذا کان الصالحون: أبوعبدالملک خالد بن عبدالرحمٰن الحسینان: مرکز الفجر للإعلام

موارد الظمآن لدروس الزمان، خطب وحکم وأحکام وقواعد ومواعظ وآداب وأخلاق حسان :عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن السلمان دار المعارف -القاہرۃ

فصل الخطاب فی الزہد والرقائق والآداب محمد نصر الدین محمد عویضۃ أعدہ للشاملۃ/الغریب الشبری

التفسیر البیانی للقرآن الکریم :عائشۃ محمد علی عبدالرحمٰن المعروفۃ ببنت الشاطیء دار المعارف -القاہرۃ

المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی دار إحیاء التراث العربی -بیروت

السنن الکبری : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبوبکر البیہقی دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنات

مسند الإمام أحمد بن حنبل : أبوعبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی مؤسسۃ الرسالۃ

الشریعۃ: أبوبکر محمد بن الحسین بن عبداللہ الآجُرِّیُّ البغدادی دار الوطن الریاض السعودیۃ

السنۃ : أبوبکر بن أبی عاصم وہو أحمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی المکتب الإسلامی -بیروت

کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی الشہیر بالمتقی الہندی مؤسسۃ الرسالۃ

مثنوی شریف از مولانا روم رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطبوعہ انڈیا

المعجم الأوسط سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبوالقاسم الطبرانی دار الحرمین القاہرۃ

الحدیقۃ الندیۃ لامام عبدالغنی النابلسی رحمہ اللہ تعالی علیہ حقیقۃ کتابوی استنبول ترکی

شرح الشفا: علی بن (سلطان) محمد، أبوالحسن نور الدین الملا الہروی القاری دار الکتب العلمیۃ - بیروت

ملفوظات اعلی حضرت از مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ:

مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ کراچی پاکستان

اعلی حضرت کے پسندیدہ واقعات از مفتی ضیاء احمد قادری رضوی مطبوعہ

مکتبۃ طلع البدر علینا لاہور پاکستان

نعم الباری از شیخ الحدیث مولانا غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور پاکستان

(الجامع الصغیر باب تقلید البدن مطبع یوسفی لکھنؤ)

المسند الجامع: محمود محمد خلیل دار الجیل للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت

سبل الہدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی دار الجیل

للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت

کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی

خان القادری الشاذلی الہندی مؤسسۃ الرسالۃ

معرفۃ الصحابۃ: أبونعیم أحمد بن عبداللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران

الأصبہانی دار الوطن للنشر، الریاض

مسلم: مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشیری النیسابوری (۴:۱۹۳۵)

الفسلطین بیروت لبنان جنوری ۱۹۷۲ء)

جریدہ الکفاح الاسلامی: شمارہ اپریل دوسرا ہفتہ ۱۹۵۵ء)

الاتجاہات الوطنیۃ

القومیۃ والغزو الفکری

الفکر الاسلامی الحدیث با الاستعمار الحدیث:

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی دیگر کتب

- عبادات رمضان اور اہم مسائل
- اسلام اور عورت
- تاریخ اہل سنت
- وعظ کرنے والی انگوٹھیاں
- اسلام اور کھیل
- میلاد سید المرسلین ﷺ
- میلاد سید الانبیاء والمرسلین ﷺ
- میلاد سید الانبیاء ﷺ
- اعلیٰ حضرت اور سائنس
- کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟
- اسلامی معیشت
- طلع البدر علینا
- اپنے ایمان کی فکر کیجیے
- قربانی کے فضائل ومسائل
- غزوہ تبوک کا مبارک سفر
- صلوا علی الحبیب ﷺ
- تحفظ ناموس رسالت اور جانور
- منافقین اور ان کی صفات
- حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام کامل ۴ جلد
- مسجد ضرار اور اس کے نمازی
- دی میسیج فلم اور ایمان کا زوال
- صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام/ کامل دو جلد
- دین میں سختی نہیں کا کیا مطلب ہے؟
- حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور عالمی انقلاب/ کامل ۱۲ جلد
- کیا کسی کی اصلاح کے لئے اس میں موجود نیکی پر طعن کرنا ضروری ہے؟
- کیا گیارہویں شریف صرف کھانے پینے کا نام ہے
- فرانسیسی خناسوں کا اصلی چہرہ اور اہل اسلام کے نام اہم پیغام
- اللہ کے نام پر اپنی پسندیدہ چیز خرچ کرو
- عظمۃ حبیب الرحمٰن من تفسیر روح البیان
- کس دور کا مسلمان ترقی یافتہ ماضی یا حال کا؟
- رسول اللہ ﷺ پر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کی حقیقت
- ترقی کی راہ میں رکاوٹ علماء یا لبرل؟
- سیاسی جماعتوں کے ایمان فروش ورکروں کے نام اہم پیغام
- حضور غوث اعظم بحیثیت محافظ ناموس رسالت
- مذہب کی آڑ میں سیاست کرنا کیسا؟
- میڈیا کے نام نہاد دانشور
- گستاخ رسول کی شرعی سزا کے منکر کا شرعی حکم
- کتاب الصوم
- اذان حجاز
- مشکوۃ الجیلانی
- حاضری حرمین شریف اور سیلفی
- قلم کا ادب
- اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ کے واقعات
- مسئلہ ناموس رسالت پر جعلی مشائخ کی مجرمانہ خاموشی
- لبیک یا رسول اللہ ﷺ کہنے کا ثبوت
- کرکٹ کھیلنا کیسا؟
- میلاد پر کیک کاٹنا کیسا؟
- کیا رسول اللہ ﷺ پر کوڑا پھینکا گیا؟
- رسول اللہ ﷺ پر کوڑا پھینکنے والی بڑھیا کا قصہ محققین کی نظر میں
- مسئلہ ناموس رسالت علماء کی تساہل پسندی اور یہود ونصاریٰ کی سازشیں

مَکتَبَہُ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا
جامع مسجد غوثیہ [illegible]